امام سے دنیاوی رنجش رکھنے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2357 تاریخ: 16-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام صاحب میں اہلیتِ امامت کی تمام شرائط موجود ہیں اور وہ امام صاحب تمام حاضرین میں سے نماز و طہارت کے مسائل میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایک شخص دنیاوی دشمنی و رنجش کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند سمجھتا ہے۔ کیا ایسے شخص کی نماز امام صاحب کے پیچھے ہو جائے گی یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیان کردہ صورت میں اگر واقعی امام صاحب میں اہلیتِ امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، تو ایسے امام صاحب کے پیچھے اس مقتدی کی نماز ہو جائے گی، البتہ امام صاحب کی اقتدا کو ناپسند کرنے والے شخص پر ملامت کی جائے گی، لہذا ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ امام صاحب کے ساتھ دنیاوی معاملات کی وجہ سے رنجش نہ رکھے اور اس کام سے باز رہے۔

سنن ابی داؤد کی حدیث پاک کے ایک جز: "من تقدم قوما وھم لہ کارھون" ترجمہ: جو کسی قوم کی امامت کے لیے آگے بڑھا، حالانکہ قوم اس کے امام بننے کو ناپسند کرتی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ھذا الوعید فی حق الرجل الذی لیس من اھل الامامۃ فیتغلب علیھا حتی یکرہ الناس امامتہ فاما المستحق للامامۃ فاللوم علی من کرھہ" ترجمہ: یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو امامت کا اہل نہیں ہے اور لوگوں کی ناپسندیدگی کے باجود امامت کے لیے آگے بڑھ جاتا ہے۔ بہر حال جو امامت کا مستحق ہے، تو اس صورت میں جو ناپسند کر رہے ہیں، ان پر ملامت ہو گی۔

(شرح ابی داود للعینی، جلد3، صفحہ98، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

نہر الفائق میں ہے: "ام قوما وھم لہ کارھون ان الکراھۃ لفساد فیہ او لانھم احق منہ بالامامۃ کرہ لہ ذلک وان کان ھو احق بالامامۃ لا یکرہ والکراھۃ علی القوم" ترجمہ: اگر کوئی شخص قوم کی امامت کرواتا ہے، اور وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں، تو اگر امام میں کسی خرابی کی وجہ سے کراہت ہو یا دوسرے لوگ امام سے زیادہ امامت کے حقدار ہوں، تو (اس کا امام بننا) مکروہ ہے اور اگر وہی امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہو (اور اس میں کوئی فساد بھی نہ ہو اور اس کے باوجود لوگ اس کو ناپسند کریں) تو کراہت قوم پر ہے۔ (نہر الفائق، جلد1، صفحہ242، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے:"والکراھۃ علی القوم وھو ظاھر لانھا ناشئۃ عن الاخلاق الذمیمۃ"ترجمہ: اور کراہت قوم پر ہو گی اور یہی ظاہر ہے، کیونکہ یہ ناپسندیدگی برے اخلاق سے پیدا ہوئی۔ (بحر الرائق، جلد1، صفحہ609، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کراہت قوم اگر بلاوجہ شرعی ست چنانکہ امامت عالمی صالح رابسبب بعض منازعات دنیویہ خودشاں مکروہ دارند یا امامت عبد واعمی دامثالہمارا بانکہ افضل واعلم قوم باشند بد پندارند نگاہ کراہت ایشاں باشد ودرحق امامت اثرے ندارد ،واگر بوجہ شرعی است چنانکہ امام فاسق یامبتدع ست یا بحالِ عدم اعلمیت یکے ازاربعہ مذکورین اعنی عبدواعرابی وولدالزناواعمی است یاآنکہ درقوم کسے ست بوجہ مرجحات شرعیہ مثل زیادت علم وجودت قرأت وغیرہما احق واولی ازوست دریں حالت ہمچو کس راباوصف مکروہ داشتن قوم بامامت پیشں رفتن ممنوع ومکروہ تحریمی ست۔۔۔بالجملہ موجب کراہت دو گونہ است یکے ذاتی کہ خوددرآنکس وجہے باشد کہ شرعاً امامت اومطلقاًیادرجماعت حاضرہ ممنوع یاخلاف اولی بود چنانکہ امثلہ اش گزشتہ دوم خارجی وآں مکروہ پنداشتن قوم است مرتقدم اورا،بازذاتی بردوصنف است یکے لحق الشرع چوں فسق وابتداع وجہل ،دوم لحق الغیر چوں حضور صاحب البیت یاامام الحی یاقاضی یاسلطان کہ خلواینکس ازمزیتے کہ دیگرے دارد حامل برکراہت شدازیں کراہت ذاتی است ووجہ اومرعات حق غیراست۔۔۔تاثیرذاتی درنفس نمازاست واثر خارجی برذات امام یاقوم نہ برنماز ،ووقوع اثرش برامام مشروط بوجہ اول ست ورنہ خود برقوم بازگرد۔۔۔اعمی مثلاًاعلم قوم نباشدوقوم ہم بتقدیم اوراضی نے انگاہ تقدم مراورامکروہ تحریمی بودونمازپس اومکروہ تنزیہی واگرقوم بتقدیم اوراضی شود کراہت اولی مرتفع شود وثانیہ باقی واگراعلم قوم است پس بحال رضارضائے قوم ہیچ کراہتے نیست وحال کراہت خودبرکاہین است وامام وامامت بری مثلہ فی ذلک نظرائہ الثلثۃ علی مابحثہ فی البحر "ترجمہ: اگر قوم کی کراہت شرعی عذر کے بغیر ہو، جیسا صالح اور عالم کی امامت کو اپنے بعض دنیوی تنازعے کی وجہ سے مکروہ سمجھتے ہوں یا غلام، نابینا وغیرہ کی امامت کو مکروہ سمجھتے ہوں، حالانکہ وہ قوم سے افضل ہوں، تو ایسی صورت میں قوم کی اپنی ناپسندیدگی کوئی معنی نہیں رکھتی، لہذا ان افراد کی امامت میں وہ اثر انداز نہ ہو گی، اگر کراہت کسی شرعی عذر سے ہو، مثلاً: امام فاسق یا بدعتی ہو یا مذکورچار افراد غلام، اعرابی، ولد زنا اور نابینا دوسروں سے افضل واعلم نہ ہوں یا قوم میں کوئی ایسا شخص موجود ہو، جس میں شرعی ترجیحات ہوں، مثلاً: علم زیادہ رکھتا ہے، تجوید وقراءت کا ماہر ہے، تو یہ خود امامت کے زیادہ لائق اور حقدار ہے، ایسی صورت میں جس شخص کو امام بنانا قوم مکروہ جانے اس شخص کو امام بننا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے۔۔۔الغرض کراہت کا سبب دو طرح پر ہے، ایک ذاتی کہ اس شخص کے اندر ایسی بات پائی جاتی ہو کہ اس کی امامت مطلقاًیا جماعت حاضرہ میں ممنوع یا خلافِ اولی ہو، جیسا کہ اس کی مثالیں گزریں۔ دوم سبب خارجی ہے، وہ یہ کہ قوم خاص اس کے امام بننے کو ناپسند جانتی ہو، پھر ذاتی کی دو صورتیں ہیں۔

ایک حق شرع کی بنا پر، مثلاً: فاسق ہونا، بدعتی ہونا اور جاہل ہونا۔ دوم غیر کے حق کی وجہ سے، مثلاً: صاحب خانہ، امام محلہ، قاضی یا سلطان کا موجود ہونا، کیونکہ اس صورت میں یہ شخص اس اضافی چیز سے خالی ہے، جو دوسرے میں ہے، لہذا اس وجہ سے کراہت آئے گی، اس وجہ سے یہ ذاتی ہے اور اس کی وجہ حق غیر کی رعایت ہے۔۔۔ ذاتی کا اثر نماز پر پڑتا ہے، خارجی کا اثر ذاتِ امام یا قوم پر ہوگا نماز پر نہیں، خارجی کا وقوعِ اثر امام پر وجودِ اول سے مشروط ہے، ورنہ خود قوم پر اثر لوٹ جائے گا۔۔۔ نابینا مثلاً: جو قوم سے زیادہ عالم نہ ہو اور قوم اس کے تقدم پر راضی نہ ہو، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہوگا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اگر قوم اس کے تقدم پر راضی ہو، تو پہلی کراہت ساقط دوسری باقی رہے گی۔ اور اگر قوم سے زیادہ عالم ہو، تو قوم کی رضا کی صورت میں کوئی کراہت نہ ہوگی، اگر قوم ناپسند کرتی ہو تو کراہت ان لوگوں پر ہوئی جو ناپسند کر رہے ہیں اور امام اور امامت دونوں اس (کراہت) سے بری ہوں گے، باقی تینوں کا بھی یہی حکم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ471، 475، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر اس میں کوئی قصور شرعی نہیں، تو اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں اور ان رنج والوں پر وبال ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ575، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "محض دنیاوی عداوت ہے اور زید قابل امامت ہے، تو بکر زید کے پیچھے نماز پڑھے، کچھ کراہت نہیں۔ بلکہ محض دنیاوی عداوت کی بنا پر، اس کے پیچھے نماز چھوڑ دینے سے خود بکر پر، الزام ہے۔۔۔ دنیاوی عداوت کی بنا پر تین دن سے زیادہ جدائی اور قطع تعلق جائز بھی نہیں نہ کہ اس حد کی کہ جس مسجد میں وہ نماز پڑھے، یہ اس کے ساتھ بھی نماز نہ پڑھے اس کی اقتداء تو در کنار۔۔۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ باہمی عداوت کو دور کریں اور مل کر رہیں کہ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد1، حصہ1، صفحہ111، 112، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ امام کی برائی بیان کرنے والے مقتدی کے بارے میں فرماتے ہیں: "اگر امام فاسق معلن نہیں ہے، تو برائی کرنے والا سخت گنہگار حق العباد میں گرفتار، مگر اس کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ272، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

10 ربیع الثانی 1443ھ/16 نومبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے